© rasailojaraid.com

یورپ

البانیہ: مذہب کا احیاء اور مسیحی سرگرمیاں

دستوری طور پر دنیا کی واحد سابق "خدا مخالف" ریاست البانیہ آج مختلف مذاہب اور مسالک کی دعوت و تبلیغ کا مرکز ہے۔ ۱۹۶۷ء میں جب انور حوجہ نے اسے "خدا مخالف" ریاست قرار دیا تو آبادی کا ۷۵ فیصد حصہ مسلمانوں پر مشتمل تھا اور باقی آبادی آرتھوڈکس اور کیتھولک چرچ کی پیروکار تھی۔ مختلف پروٹسٹنٹ گروہوں، مورمنوں اور یہوواہ وٹنسز کا کوئی وجود نہ تھا، اسی طرح مسلم معاشروں میں جنم لینے والے "بہائیوں" اور "احمدیوں" کو البانوی عوام جانتے تک نہ تھے۔ انور حوجہ اور اس کے ساتھیوں کے جبر و تشدد کا شکار مسلمان، آرتھوڈکس اور کیتھولک مذہب دوست لوگ ہوئے، مگر آج جب البانیہ اپنے ماضی قریب سے رشتہ توڑ چکا ہے، مذہبی تبلیغ و تلقین کی آزادی ہے تو یہ سب گروہ اپنے اپنے اثرو رسوخ کے لیے کوشاں ہیں۔

البانیہ سابق "خدا مخالف" اشتراکی دور میں بھی کوئی بہت خوشحال ملک نہ تھا اور اشتراکیت / آمریت مخالف تحریک کے دوران میں حکومت کے کنٹرول میں چلنے والے کارخانے بُری طرح متاثر ہوئے۔ اشتراکی معیشت ازحد آہستہ روی سے سرمایہ داری کی جانب بڑھ رہی ہے اور ایسے عبوری دور میں جو خرابیاں ہوتی ہیں، اپنے پورے عروج پر ہیں۔ بے روزگاری کی شرح ۷۰ فیصد کے لگ بھگ ہے۔ اسکولوں اور ہسپتالوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ شیر خوار بچوں کی شرح اموات ۳۳ فی ہزار ہے جو البانیہ کے پڑوسی مقدونیہ کو چھوڑ کر یورپ بھر میں سب سے زیادہ ہے۔ بے روزگاری اور اقتصادی بدحالی کا نتیجہ ہے کہ ۱۹۹۰ء سے اب تک ملک کی دس فیصد آبادی بیرون وطن جا چکی ہے اور مہاجرین کی زندگیاں کوئی بہت رشک آمیز نہیں۔ البانیہ کے خلاف ہمسایہ ملک یونان میں جذبات بہت شدید ہیں۔ یونان نے ۱۹۹۳ء میں ایک لاکھ کے لگ بھگ مہاجرین کو اپنی سرحد سے واپس بھیجا ہے۔

صالح بریشہ کی حکومت اس صورت حال میں بیرونی امداد کی محتاج ہے اور یہ امداد مسیحی مشنری ادارے ترویج مذہب کے لیے پیش کرنے کو تیار ہیں۔ ذیل میں کیتھولک، آرتھوڈکس اور پروٹسٹنٹ ایونجلیکل گروہوں کی سرگرمیوں کچھ اطلاعات درج کی جاتی ہیں۔ یہ اطلاعات "کرسچنٹی ٹوڈے" کی شائع کردہ ایک رپورٹ (جنوری ۱۹۹۴ء) اور ہفت روزہ "امریکہ" (۲ جولائی ۱۹۹۴ء) میں "البانین کیتھولک بلٹین" کے مدیر کے انٹرویو سے لی گئی ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"کرسچنٹی ٹوڈے" کے مطابق متعدّد پروٹسٹنٹ گروہ البانیہ میں کام کر رہے ہیں۔ اشتراکیت کے خاتمے پر جب ان گروہوں / تنظیموں نے کام شروع کیا تو انہیں بنیاد سے کام شروع کرنا پڑا۔ بہت جلد انھوں نے باہمی اشتراکیت اور تعاون کی ضرورت تسلیم کر لی۔ ۴۶ ایونجیکل، ریلیف اور ترقیاتی کام کرنے والی تنظیمیں Albania Encouragement Project ["تائید البانیہ" منصوبہ] کی چھتری تلے مل کر کام کر رہی ہیں۔ اس کے مشنریوں کی تعداد دو سو سے زیادہ ہے۔ Youth with a Mission [بامقصد نوجوان] اور Frontiers [حدود] نے اجتماعی کوشش سے پانچ ماہ کے تربیتی اسکول کا اہتمام کیا ہے Mission Possible [مشن ممکن ہے۔] کی طرف سے بچّوں کا پہلا مسیحی جریدہ شائع کیا جا رہا ہے جو ہر طلب کرنے والے کو دیا جا رہا ہے۔ God loves Albania [خدا البانیہ سے محبت کرتا ہے۔] کے زیرِ اہتمام چلنے والے اسکولوں میں دوسری تنظیمیں تعاون کر رہی ہیں۔

"۱۹۹۱ء میں جب کام کا آغاز کیا گیا تھا تو ایونجلیکل گنے چنے تھے، اب ان کی تعداد اڑھائی اور پانچ ہزار کے درمیان ہو گی"۔

---

۲۵ اپریل ۱۹۹۳ء کو پوپ جان پال دوم جب چار البانوی بشپوں کو ان کے منصبوں پر فائز کرنے کی باقاعدہ رسم کے لیے تیرانہ آئے تو صدر صالح بریشہ نے بہ نفسِ نفیس پوپ کا ہوائی اڈے پر استقبال کیا۔ پوپ کی آمد کے موقع پر البانوی پارلیمنٹ نے حقوق کا مسوّدہ قانون منظور کیا جس کی دفعہ ۱۸ کے مطابق ہر فرد کو "فکر، ضمیر اور مذہب کی آزادی، تبدیلی مذہب کی آزادی، نیز نجی اور عوامی سطح پر مذہب پر عمل" کی ضمانت دی گئی ہے۔

"البانین کیتھولک بلٹین" (یونیورسٹی آف سان فرانسسکو) کے مدیر کے مطابق شہری علاقوں اور ان کے مواضعات کے لوگوں کے لیے مذہب کے حوالے سے متعدّد راستے کھلے ہیں۔ مسلمان، کیتھولک اور آرتھوڈکس مساجد اور چرچ کھول رہے ہیں۔ مذہبی تعلیم کا اہتمام کر رہے ہیں اور ان لوگوں کو اپنے اپنے حلقۂ اثر میں لانے کے لیے کوشاں ہیں جن کے آباؤاجداد کے دم سے کبھی مسجدیں اور چرچ آباد تھے۔ اس صورتِ حال میں "کسی قدر مسابقت کے جذبے کا احساس بھی موجود ہے اور یہ مسابقت نئے گروہوں کے آجانے سے ہے، جو بالکل نئے ہیں"۔

۱۹۹۰ء کے اواخر میں بہائی، یہوواہ وٹنسز اور مورمن چرچ نے اپنے مبشّر بھیجنے شروع کیے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے دس مورمن مبشّر ایک میڈیکل ڈاکٹر کی سربراہی میں آئے۔ ان لوگوں نے مورمن لٹریچر البانوی زبان میں مہیا کیا ہے اور لوگوں کو طبّی سہولتیں مہیا کر رہے ہیں"۔ تاہم بہائی اپنے مقاصد میں زیادہ کامیاب ہیں۔ "عالم گیر مذہب" کا تصوّر روادار البانیوں کے لیے زیادہ قابلِ قبول

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔ بہائیوں کے نیشنل سیکرٹری کے اندازے کے مطابق دو سال میں چھ سے سات ہزار افراد نے بہائیت اختیار کی ہے"۔

جہاں تک آرتھوڈکس چرچ کا تعلق ہے۔ مقامی مذہبی قیادت کی عدمِ موجودگی میں قسطنطنیہ کے بطریق نے چرچ کی رہنمائی کے لیے جو مقامی سربراہ مقرر کیے، وہ چاروں نسلاً یونانی ہیں۔ البانیہ کی آرتھوڈکس آبادی کے لیے یہ تقرّر قبول کر لینا کافی مشکل ہے۔ یونانی آرتھوڈکس چرچ کے بارے میں یہ بات عام ہے کہ وہ یونانی آبادی میں قومیت اور علیحدگی کو ہوا دیتا ہے۔ ایک یونانی "صدر خانقاہ" کو البانیہ سے اس الزام میں جلاوطن کیا گیا کہ وہ البانیہ کی یونانی آبادی میں علیحدگی پسندانہ لٹریچر تقسیم کرتا تھا۔ امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی کوئی البانیہ نژاد البانوی آرتھوڈکس چرچ کی رہنمائی کے لیے مقرر ہوگا"۔

مسابقت کی اس فضا کے باوجود مسیحیوں کے درمیان تعاون کے امکانات روشن ہیں۔ "کوشش کی جارہی ہے کہ البانین بائبل سوسائٹی قائم کی جائے جس میں آرتھوڈکس، کیتھولک اور ایونجیکل گروہوں کی نمائندگی ہو"۔

ایک آرچ بشپ کے اندازے کے مطابق "البانیہ میں کیتھولک چرچ کا مستقبل تابناک ہے۔ چرچ اور کیتھولک عقیدے میں بہت دلچسپی لی جارہی ہے۔ بالخصوص مسلمان اور نوجوان لوگ پیش پیش ہیں۔ بہت سے نوجوان مذہبی عبادات میں شمولیت کے لیے آئے ہیں۔ مدر ٹریسہ کی Missionaries of Charity نے نو "گھر" قائم کیے ہیں اور ان میں رضاکارانہ کام کرنے والے ۴۰ امیدوار ہیں یسوعیوں نے تیرانہ یونیورسٹی میں مذہبی تربیّت کا آغاز کیا ہے اور نوجوانوں کی مدد کے لیے متحرک ہیں۔ سلیشیئن عنقریب سات سو طلبہ کے لیے ایک فنّی سکول کھولنے والے ہیں۔ ایک کیتھولک یونیورسٹی کے قیام کے بارے میں باتیں ہو رہی ہیں اور حکومت البانیہ نے تیرانہ میں ہسپتال قائم کرنے کے لیے چرچ سے کہا ہے"۔

متفرّق

"متی کی انجیل" کے بارے میں ایک نیا نقطۂ نظر

مغربی دُنیا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں جو نئی نئی باتیں شائع ہو رہی ہیں، ان میں سے بعض مروّجہ مسیحی عقائد و روایات کو چیلنج کرتی ہیں۔ حال ہی میں جناب جے۔ ایناک پاویل (J. Enoch Powell) کی تالیف The Evolution of the Gospel: A New

© rasailojaraid.com